ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان۔ فتاویٰ رضویہ۔ احکام شریعت۔ حدائق بخشش۔ الامن والعلیٰ۔
شمع شبستانِ رضا، جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

ملفوظات

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران
بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم
فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب	....	ملفوظات
مصنف	....	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ
سرورق	....	امر شاہد
مطبع	....	فرینڈز پرنٹرز، جہلم
ہدیہ	....	-/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم وادب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف پھرتی ہے۔ اب یہ آیت عام ہوگی کوئی کتابی نہیں مرتا۔ مگر مرتے وقت جب اس کو عذاب دکھایا جاتا ہے، پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں ایمان لایا اس عیسیٰ پر جس نے بشارت دی تھی احمد ﷺ کی۔ لیکن ہم ایسے وقت کا ایمان ہوگا جب کہ نفع نہ دے گا۔ ایمان یاس بیکار ہے۔ جب نار سامنے ملائکہ عذاب سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ جب فرعون ڈوبنے لگا بولا۔ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ۔ میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ فرمایا گیا اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ۔ اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا)

عرض: حضور قرآن شریف میں آیا ہے:

وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ۔

(سائل کی یہ عرض ختم نہ ہوئی تھی) ختم ہونے سب پہلے ہی ارشاد فرمایا: وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ کُفَّارٌ۔ (پھر فرمایا) مسلمان کی توبۂ یاس کے مقبول ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے[2] اور کفار کی توبہ یاس یقیناً مردود نا مقبول ہے۔

عرض: وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی آدم میں سے کوئی شخص زمین کے سوا کہیں نہ جائے گا اور یہ خطاب تمام بنی آدم کو عام ہے تو چاہئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آسمان پر تشریف فرما نہ ہوں۔[3]

ارشاد: بے شک یہ عام ہے اور اس کے معنی یہ ہے کہ ہر شخص کو زمین پر قرار ہے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرار زمین ہی پر ہے۔ زمیں سے کوئی جدا نہ ہوگا اور اگر یہ معنی لئے جائیں کہ زمین سے کوئی کسی وقت جدا نہ ہوگا تو معراج جسدی سے بھی انکار کرنا پڑیگا اور چاہئے کہ سمندر[4] پر چلنا محال ہو کہ اس وقت بھی زمین پر قرار نہیں ہوتا لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر تھوڑی دیر کے واسطے چلا جانا زمین پر قرار ہونے کے منافی نہیں۔

---

[1] ایمان یاس کارآمد نہیں۔ [2] مسلمان کی توبۂ یاس کا قبول مختلف فیہ ہے صحیح یہی ہے کہ مقبول ہے۔
[3] اس شبہ کا جواب کہ آیۂ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین جب عام ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر کیونکر ہیں۔ [4] یونہی ہوائی جہاز پر اڑنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کا ہوا پر جانا بعض اولیائے کرام کا اپنی کرامت سے ہوا پر چلنا۔ مؤلف غفرلہ

عرض: لیکن عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو کتنی صدیوں سے آسمان پر تشریف فرما ہیں ان کا مستقر تو آسمانوں پر ہو گیا۔

ارشاد: وہ ایسے عالم میں ہیں جہاں ہزار برس کا ایک دن ہے: وَ اِنَّ یَوْماً عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ؕ تو شاید ایک دن گزرا ہو گا دوسرے دن کے کچھ حصہ میں اُتر آئیں گے۔

عرض: ایک مناجات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن موسیٰ ابن عیسیٰ ابن یحیٰ ابن نوح۔

ارشاد: یہ نسبت جھوٹ ہے اور اس کا ورد بھی اچھا نہیں کوئی شخص صدیق تخلص رکھتا ہو گا جس کو عربی عبارت بھی لکھنا نہ آتی تھی۔

ردِ قادیانی

عرض: قرآن عظیم میں فرمایا: یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا توفی کے کیا معنی ہیں۔

ارشاد: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا۔

اللہ لے لیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو جو نہیں مریں ان کے سونے کے وقت۔

ایک لفظ توفی کا دونوں کے واسطے فرمایا توفی[1] منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی، تو اب یہ معنی ہوں گے کہ اے عیسیٰ میں تم کو سلا دینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تم کو کافروں سے، اور فرض کیا جائے توفی کے معنی اگر موت ہی کے ہیں تو یہ کہاں سے نکلا کہ تم کو وفات دینے والا ہوں تم کو پھر اٹھانے والا ہوں اپنی طرف[2] نہیں ثم نہیں و ہے اور وہ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا صرف جمع کے لئے آتا ہے اور ک خطاب جزاف ــــــــــــــــــــــــک

---

[1] آیہ انی متوفیک الخ کے کیا معنی ہیں۔
[2] توفی منام کو بھی شامل ہے اور موت کو بھی۔

میں ہے وہ نہ صرف روح سے خطاب نہ صرف جسم سے بلکہ روح مع الجسد مخاطب ہے اگر صرف روح مراد ہوتی تو افعک نہ فرمایا جاتا بلکہ رافع روحک۔ اسی طرح علمائے کرام نے معراج جسدی کو فرمایا ہے کہ فرمایا گیا ہے: اسریٰ بعبدہٖ۔ عبد روح مع الجسد کا نام ہے اگر معراج روح ہوتی تو بروح عبدہٖ فرمایا جاتا۔

عرض: بغیر اجازت متولی کے مسجد میں وعظ کہہ سکتا ہے یا نہیں خصوصاً اس حالت میں جبکہ متولی کا حکم ہو کہ بغیر میری اجازت کے کوئی وعظ نہ کہے۔

ارشاد: متولی اگر عالم دین ہے اور یہ روک اس وجہ سے ہے کہ پہلے وہ واعظ کے عقائد جانچ لے سنی صحیح العقیدہ پائے تو وعظ کی اجازت دے۔ ایسی حالت میں بغیر اس کی اجازت کے وعظ کہنا جائز نہیں اور اگر ایسا نہیں تو متولی روکنے کا مجاز نہیں۔

عرض: زید اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہاں کر سکتا ہے۔ محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کے دعوت ہوتی ہے ایسا نہ کرنا چاہئے۔

(پھر فرمایا) چھپا کر دینا محتاجوں کو اعلیٰ و افضل ہے، حدیث میں ارشاد فرمایا:

صَدَقَةُ السِّرِ تُدْفِعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ۔

چھپا کر صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور رب العزت جل جلالہٗ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

(پھر فرمایا) زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ سے افضل ہے حدیث میں ارشاد فرمایا:

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تَصَدَّقَ وَ اَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا اِلَّا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَامَلُ

---

۱ اسریٰ بعبدہٖ سے معراج جسدی کا ثبوت۔ ۲ اپنے زندگی میں اپنے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے۔ یہ افضل ہے۔ ۳ چھپا کر دینا افضل ہے۔ ۴ واؤ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا۔ ۵ افعک روح اور جسم دونوں سے مراد ہے۔ اگر صرف روح سے مراد ہوتی تو افعک نہ فرمایا جاتا۔